6894 ـ كيا ننگے ہو كر غسل كرنا جائز ہے ؟

سوال

كيا اسلام ميں ننگے ہو كر غسل كرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح بخارى ميں ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" موسى عليہ السلام بہت ہى شرميلے اور باپردہ انسان تھے، شرميلا پن كى بنا پر ہى ان كى جلد كا كوئى حصہ بھى نہيں ديكھا جا سكتا تھا، چنانچہ بنى اسرائيل ميں سے كئى ايك نے انہيں اذيت پہنچائى اور يہ كہنے لگے:

يہ اپنا جسم صرف اس ليے چھپاتا ہے كہ اسے كوئى جلدى بيمارى ہے، يا تو برص كا شكار ہے، يا پھر خصيتين كى بيمارى ميں مبتلا ہے، يا كوئى اور آفت كا شكار ہے، اور اللہ تعالى نے ان كے اس قول سے موسى عليہ السلام كو برى كرنا چاہا، چنانچہ ايك روز موسى عليہ السلام اكيلے تھے تو انہوں نے اپنا لباس اتار كر ايك پتھر پر ركھا اور غسل كرنے لگے، اور جب غسل سے فارغ ہوئے اور اپنا لباس لينے كے ليے آگے بڑھے تو پتھر لباس لے كر بھاگ كھڑا ہوا چنانچہ موسى عليہ السلام نے اپنا لاٹھى پكڑى اور پتھر كے پيچھے بھاگتے ہوئے كہنے لگے: ارے پتھر ميرا لباس، اے پتھر ميرا لباس، حتى كہ بنى اسرائل كے رؤساء ميں سے كچھ كے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے انہيں ننگے اور بے لباس ديكھا تو اللہ كى مخلوق ميں سے بہترين اور حسن والے تھے، اس طرح اللہ تعالى نے ان كے قول سے موسى عليہ السلام كو برى كر ديا، اور پتھر وہاں رك گيا اور موسى عليہ السلام نے اپنا لباس لے كر پہن ليا، اور پتھر كو اپنى لاٹھى سے مارنے لگے.

اللہ كى قسم پتھر پر تين يا چار يا پانچ ضرب كے نشان پڑ گئے، اور اللہ تعالى كا قول يہى ہے:

اے ايمان والو تم ان لوگوں كى طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسى عليہ السلام كو اذيت سے دوچار كيا، چنانچہ اللہ تعالى نے انہيں اس سے برى كر ديا جو وہ كہتے تھے، اور وہ اللہ تعالى كے ہاں وجاہت كے مالك ہيں."

صحیح بخاری حدیث نمبر (3404).

اس حدیث سے علماء کرام نے استدلال کیا ہے کہ اگر علیحدگی میں ہو تو ننگے ہونا جائز ہے، خاص کر جب کوئی ضرورت ہو مثلا غسل وغیرہ کی اس جواز کے اکثر علماء کرام قائل ہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 385).

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب باندھتےہوئے لکھا ہے:

" خلوت میں اکیلے ننگے ہو کر غسل کرنے، اور پردہ کرنے والے کے متعلق بیان، اور پردہ میں رہنا افضل ہے کے متعلق باب "

پردہ کی افضلیت اصحاب سنن کی حدیث سے ماخوذ ہے، امام ترمذی نے اسے حسن اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، وہ روایت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سےمروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" اے اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے ستر میں سے کیا چھپائیں اور کیا نہ چھپائیں ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، مگر اپنی بیوی یا اپنی لونڈی سے.

میں نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اگر ہم میں سے کوئی اکیلا اور علیحدگی میں ہو تو پھر ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالی کا زیادہ حق ہے کہ لوگوں کی بنسبت اس سے حیاء کی جائے"

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .